مولانا سعد صاحب اور تمام تبلیغی احباب
اور
حضرات علمائے کرام کی خدمت میں چند گذارشات

محمد زید مظاہری ندوی
استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله رب العالمين والصلوٰةوالسلام علیٰ سیدالمرسلین محمد وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین.

مولانا سعد صاحب سے چند گذارشات

انسان خطاء ونسیان سے مرکب ہے،لغزشیں وخطائیں اس کی فطرت میں داخل ہیں،غلطیاں وکوتاہیاں کس سے نہیں ہوتیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے''کلّکم خطّاؤن وخیر الخطّائین التوّابون ''(مشکوٰۃ شریف)تم سب خطاوار ہو،بہترین خطاوار وہ ہیں جو اپنی خطاؤں سے توبہ اور رجوع کرنے والے ہیں،ہمارے اکابر اور بزرگوں سے بھی علمی لغزشیں اور خطائیں ہوئی ہیں،انہوں نے بھی اس سے توبہ اور رجوع کیا ہے۔

حضرت مولانا سعد صاحب سے بھی بہت سی علمی لغزشیں اور خطائیں ہوئی ہیں،جن پر اکثر اکابر علماء کا اتفاق ہے،الحمدللہ مولانا سعد صاحب نے بھی اپنی اس نوع کی غلطیوں اور لغزشوں کا اقرار واعتراف کرتے ہوئے ان سے رجوع بھی فرمالیا ہے،لیکن ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور اس کے کچھ حقوق وتقاضے بھی ہوتے ہیں،اگر مولانا کا رجوع واقعیت اور حقیقت پرمبنی ہے اور ان کو اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اقرار واعتراف ہے اور یقیناً ہے جیسا کہ ان کے رجوع نامہ میں اس کی صراحت موجود ہے:

''احقر الحمدللہ! اپنے تمام اکابر ومشائخ علمائے دیوبند وسہارنپور کے موقف اور اپنی جماعت کے اکابر حضرت مولانا محمد یوسف اور حضرت مولانا انعام الحسن کے مسلک ومشرب پر قائم ہے،اور اس سے ایک ذرہ انحراف کو بھی پسند نہیں کرتا،اس سلسلے میں جن سابقہ قدیم بیانات کا حوالہ تحریر گرامی میں دیا گیا ہے احقر اس کو اپنا ایک دینی فریضہ سمجھتے ہوئے اپنی جانب سے واضح الفاظ میں رجوع کرتا ہے،اور اللہ تعالیٰ سے عفو ومغفرت کا طالب ہے''۔

تو مولانا پر لازم ہے کہ اس کے تقاضوں کو بھی پورا کریں،اس لیے مولانا سے نہایت ادب کے ساتھ گذارش کی جاتی ہے کہ:

(۱) آپ اپنے بیانات میں اب تک جتنی غلط باتیں کتاب وسنت اور جمہور کے خلاف بیان کر چکے ہیں اور جن کے متعلق آپ نے عمومی توبہ ورجوع نامہ بھی شائع فرمادیا ہے اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچا دیجئے جس کے لئے چند کام کرنا آپ کے لئے ضروری ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۲) جن جن باتوں کو آپ غلط اور رجوع کے قابل سمجھتے ہیں اور علماء محققین نے جن کی طرف آپ کو بار بار توجہ دلائی ہے وہ ایک دو نہیں کثیر ہیں،ان سب کی ایک فہرست مرتب فرمالیجئے اور آئندہ کبھی ان باتوں کو بیان نہ کیجئے۔

(۳) ایسی باتوں کی فہرست بنا کر ان کو شائع بھی کردیجئے اور جس طرح عام مجمعوں میں غلط باتیں بیان کی ہیں ان کی تردید اور رجوع بھی عام مجمعوں میں اسی طرح بیان کرنا شروع کردیجئے۔

(۴) علماء محققین خصوصاً ارباب دارالعلوم دیوبند ومظاہر علوم سہارنپور کی خدمت میں آپ بلاتکلف عرض کردیجئے کہ آپ حضرات کے نزدیک قابل رجوع وقابل اصلاح جتنی باتیں ہیں ان سب سے ہمیں مطلع فرمائیں،ان شاء اللہ اصلاح بھی کروں گا،رجوع بھی کروں اور آئندہ بیان سے احتیاط بھی کروں گا۔

(۵) ان میں جو باتیں ایسی ہوں کہ آپ کے نزدیک درست اور صحیح ہیں اور آپ کے پاس ان کے مراجع اور دلائل ہیں تو چونکہ آپ کا یہ موضوع نہیں،آپ فقیہ اور مفتی نہیں،اس موضوع کے اصول ومبادی سے بھی آپ واقف نہیں اس لئے آپ اپنے علم وفہم اور اجتہاد پر اعتماد نہ کیجئے! بلکہ علماء محققین اور مرکزی دارالافتاء کے حوالہ کردیجئے کہ یہ میرا فہم اور یہ میرے دلائل ہیں اگر صحیح ہیں تو فبہا ورنہ ایسی باتوں سے بھی آپ رجوع فرمالیجئے،اور اختلاف علماء کی صورت میں بھی امت کو انتشار واختلاف سے بچانے کے لئے شرعی اصول اور مسلک ندوہ کے مطابق ایسی باتوں کے بیان سے بھی

احتیاط کیجئے، نیز جن باتوں کے دلائل ومراجع آپ کے خیال کے مطابق موجود ہیں ان کا محض حوالہ اور کسی کتاب میں ہونا کافی نہیں بلکہ ان کی سند وغیرہ دیکھنے کی بھی ضرورت ہے اور یہ بھی دیکھنے کی بات ہے کہیں وہ اسرائیلی روایات تو نہیں ہیں جن کو آپ بیان فرماتے ہیں، مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے پیٹ میں درد ہونے کے وقت ریحان کھانے والا واقعہ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کا دعوت کو چھوڑ کر خلوت میں جانے والا واقعہ، جس کے نتیجہ میں بنی اسرائیل کے لاکھوں لوگ مرتد ہو گئے وغیر وغیرہ، اس قسم کے واقعات اسرائیلی روایات کے قبیل کی ہیں، جن کو بعض مفسرین نے نقل کر دیا ہے، کسی صحیح سند اور مستند روایات سے ان کا کوئی ثبوت نہیں اور ان کا نقل کرنا بھی درست نہیں، علامہ ابن کثیرؒ نے اس کی تفصیل اپنی تفسیر کے مقدمہ میں ذکر فرمائی ہے۔(ابن کثیر ص:۴ ج۱)

بالفرض اگر ایسے واقعات کا ثبوت بھی ہوتا تب بھی عوام کے مجمع میں ایسے واقعات اور صحیح باتوں کو بھی بیان کرنا ممنوع ہے جن کو بیان کرنے سے انبیاء کی شان میں گستاخی وبے ادبی کا دروازہ کھلتا ہو، دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم باوجودیکہ افضل الانبیاء ہیں لیکن اس کے باوجود آپ نے دوسرے انبیاء کے مقابلہ میں اپنی فضیلت بیان کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہے: **لاتخیّرونی علیٰ موسیٰ، وفی روایۃ لاتفضلوا بین الانبیاء**۔(مشکوٰۃ شریف ص:۵۰۷) یہ اسی واسطے کہ دوسرے انبیاء کی تنقیص لازم نہ آئے۔

اس لئے بالفرض اگر ان واقعات کا ثبوت بھی ہو جائے جن کو آپ بیان فرماتے ہیں تو چونکہ اس سے انبیاء کی تنقیص وتوہین لازم آتی ہے اور ان کی شان میں گستاخی وبے ادبی کا دروازہ کھلتا ہے اس لئے بھی ایسی باتوں کے بیان کرنے سے پرہیز لازم ہے، چونکہ فن حدیث اور تحقیق وتدقیق آپ کا موضوع نہیں اس لئے اس قسم کی روایات اور واقعات کے نقل کرنے میں بھی آپ کو احتیاط کرنا چاہئے۔

(۶) آپ کے بیانات ''کلمہ کی دعوت''، ''چھ نمبر کی محنت'' وغیرہ رسائل جو برسہا برس سے ہزار ہا ہزار کی تعداد میں شائع ہو رہے ہیں جن میں بہت سی غلط، قابل رجوع اور قابل اصلاح باتیں چھپی ہوئی ہیں ان کی طباعت پر بالکل روک لگا دیجئے، اور عام اجتماعات میں بیان کر دیجئے کہ ان میں فلاں فلاں باتیں غلط ہیں، میں ان سب سے رجوع کرتا ہوں، یا بری ہوتا ہوں۔

(۷) اگر وہ بیانات وہ رسائل آپ کی طرف غلط منسوب ہیں آپ کے نہیں ہیں تو بھی آپ لاکھوں کے مجمع میں واضح طور پر اعلان فرما دیں کہ وہ بیانات میرے نہیں ہیں لوگوں نے میری طرف منسوب کر دیئے ہیں، میرے سمجھ کر ان کو نہ پڑھیں، میں ان سے برأت کرتا ہوں۔

(۸) جن مسائل میں آپ کی رائے کے خلاف رائے رکھنے والوں کو آپ نے علماء سو کہہ دیا ہے اور بار بار کہا ہے حالانکہ آپ کی رائے بالکل غلط ہے، اس میں آپ نے علماء دیوبند، علماء سہارنپور، علماء ندوہ اور ائمہ حرم وائمہ مسجد نبوی سب کو آپ نے علماء سو کی لپیٹ میں لے لیا ہے کیونکہ وہ سب آپ کے رائے کے خلاف رائے رکھتے یا فتویٰ دیتے ہیں یا سکوت کرتے ہیں جن کو آپ نے بار بار علماء سوء اور ان کی گدّی پر شیطان سوار کہا ہے، یہ ائمہ مجتہدین وسلف صالحین کے طریقہ کے بالکل خلاف ہے، ائمہ حرم اور رعلماء واولیاء کی شان میں اس گستاخی سے حق تعالیٰ سے توبہ واستغفار کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ اس سے بھی رجوع فرمایئے، حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ ارشاد فرماتے ہیں:

''ایک عامی مسلمان کی طرف سے بھی بلاوجہ بدگمانی ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور علماء پر اعتراض تو بہت سخت چیز ہے''۔

(ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ ص:۵۶ ملفوظ نمبر۵۴ جمع کردہ مولانا محمد منظور نعمانیؒ)

اور ایسی غلطیاں آپ سے بار بار ہوئی ہیں اس لئے اس کا تدارک جلد کیجئے ورنہ مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے فرمان کے مطابق ہلاکت کا سخت خطرہ ہے، پھر کسی کی حمایت اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

(۹) چونکہ آپ کے علم وفہم میں کمی ہے اور آپ کج فہمی وبدفہمی کا بار بار شکار ہو جاتے ہیں جس کے نمونے سامنے ہیں اس لئے آپ زیادہ ضرورت منداور اس کے محتاج ہیں کہ داخلی اور انتظامی امور میں بھی مرکز کے وہ پرانے رفقاء جن کی پوری زندگی اس کام میں گذری اور حضرت جی مولانا محمد یوسف

صاحبؒ اور مولانا نعام الحسن صاحبؒ کے تربیت یافتہ اور صحبت یافتہ بھی ہیں ان کے مشوروں اور ان کی ہدایتوں کے مطابق سارے کام انجام دینے کی کوشش فرمائیں ،ان کی آرا کو ترجیح دیں ،ان کے مقابلے میں اپنی رائے کو راجح قرار نہ دیں کیونکہ حقائق اور واقعات نے آپ کی کج فہمیاں اور کوتاہیاں واضح کردی ہیں اس لئے کسی معاملے میں آپ اپنی رائے پر اصرار نہ کریں۔

(۱۰) ماقبل میں جو کچھ عرض کیا گیا اس کے مطابق عمل کرنے ہی میں آپ کے لئے اور پوری امت کے لئے بھلائی ہے،اسی میں مرکز کی حفاظت اور آبادی ہے،ان سب سے صرف نظر کرتے ہوئے محض آپ کا یہ کہہ دینا کہ کام میں لگو،کسی کی سنو نہیں ،توجہ نہ کرو جیسا کہ آپ کے حوالے سے آپ کی طرف سے صادر کردہ مکتوب میں تحریر ہے کہ:

’’سب ساتھیوں کو عمل میں مشغول ہوجانا چاہیئے ،صرف میری رجوعی تحریر شائع کردی جائے جو انشاء اللہ تمام احباب کے لئے کافی ہوگی ،مزید جواب الجواب یا دیگر کسی اخباری بیان یا آئندہ کسی جوابی پروپگنڈہ کی اجازت نہیں‘‘

لیکن آپ کا اتنا کہہ دینا ہرگز کافی نہیں کیونکہ مذکورہ واقعات اور حقائق سے آپ ہرگز قطع نظر نہیں کرسکتے ،ایسی صورت میں کام میں مشغول ہونے ، خاموش رہنے، استقامت حاصل کرنے کی مثال تو ایسی ہوگی کہ کنویں کا پانی جس میں ناپاکی گرنے یا کسی پرندہ کے مرجانے کی وجہ سے وہ پانی ناپاک اور متعفّن ہوگیا ہو،اب اس کو کتنا ہی استعمال کیجئے ،کام میں لگے رہئے ،طہارت حاصل کیجئے ،استقامت اختیار کیجئے ،لیکن مردہ پرندے اور ناپاکی نکالے بغیر ساری محنت بیکار ہے۔

جب آپ کے بیانات کے خلاف دارالعلوم دیوبند کا واضح فتویٰ سامنے آچکا اور مظاہر علوم سہارنپور نیز علماء بنگلہ دیش ،علماء گجرات ،علمائے کانپور والہ آباد اور دیگر علمائے محققین سب اس کے مؤیّد اور آپ کی غلط بیانیوں پر متفق ہیں تو آپ کو اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا احساس اب تو ہوجانا چاہئے ،اور مذکورہ بالا شرعی طریقے کے مطابق اس کے تدارک کی فکر جلد کرنی چاہئے ،ایسا نہ کرنے سے آپ کا اور امت کا دنیا وآخرت دونوں کا نقصان ہے۔

ارباب دارالعلوم دیوبند سے گذارش

ارباب دارالعلوم دیوبند سے گذارش ہے کہ آپ حضرات کا مولانا کے رجوع نامہ پر نقد وتبصرہ اور اس پر فیصلہ بالکل بجا ہے لیکن ہم کو دینی منفعت اور امت کی مصلحت کے خاطر درمیان کا کوئی راستہ اگر نکل سکتا ہو تو نکالنا چاہئے ،یہ تو یقینی بات ہے کہ مولانا نے اپنے رجوع نامہ میں پورے طور پر اپنے کو مسلک دیوبند سے متعلق ومنسلک کیا ہے، بیانات میں ہونے والی اغلاط کا واضح الفاظ میں رجوع کا بھی اعلان کیا ہے،اور واضح الفاظ میں یہ بھی کہا ہے کہ:

’’علماء دیوبند کا جو مسلک ہے وہی ہمارا بھی مسلک ہے، تبلیغی کام کرنے والوں کا اپنی کوئی رائے قائم کرنا انتہائی گمراہی اور فتنہ کا سبب ہے‘‘ انتہیٰ بلفظہٖ

جب اتنے واضح الفاظ میں مولانا یہ رجوع اور اعلان فرمارہے ہیں تو ہم کو ان کے اس رجوع کو مفید بنانے کی کوشش کرنی چاہئے ،اتنا کہہ دینے کے بعد اب ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ جب وہ مسلک دیوبند سے اپنے کو منسلک کررہے ہیں اور اس کے علاوہ رائے قائم کرنے کو گمراہی اور فتنہ کہہ رہے ہیں تو اب ان کے تمام بیانات کا جائزہ لے کر ان کو آگاہ کیا جاسکتا ہے کہ:

’’آپ کی یہ یہ باتیں مسلک اہل حق اور مسلک دیوبند کے خلاف ہیں جو بقول آپ کے گمراہی ہیں اس لئے ان باتوں سے رجوع کیجئے ،اور آئندہ بیان سے پورے طور پر پرہیز کیجئے‘‘

اپنے اقرار کے مطابق وہ ضرور قبول کریں گے اور ان کے قبول اور اعلان کے واسطے سے پوری جماعت کے لاکھوں کو بھی اصلاح کی توقع کی جاسکتی ہے،ایسا کرنے میں امت کا زیادہ فائدہ ہے،ان باتوں کو بھی اگر وہ نہ مانیں تو کوئی دوسری مناسب تدبیر کی جائے۔

مولانا اپنے ہیں اور دارالعلوم دیوبند اور اس کے مسلک کو اور اس کے اکابر کو اپنا کہہ رہے ہیں ،شکایت بھی تو اپنوں ہی سے ہوتی ہے،تعاون وحمایت کا کوئی خاص درجہ ان کے ذہن میں ہوگا وہ حاصل نہ ہونے سے اپنائیت میں شکوہ بھی کردیا ، باقی اگر قابل اشکال باتوں کے مراجع وحوالے مولانا پیش

کرتے ہیں تو علمی دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ عدل وانصاف کی میزان میں اگر وہ باتیں قابل قبول ہیں تو ہم کو ان کو قبول کرنا چاہئے، اور قابل گرفت باتوں پر گرفت بھی کرنی چاہئے۔

بالفرض اگر مولانا اپنی غلط باتوں سے رجوع نہیں کرتے اور اپنی عادتوں سے باز نہیں بھی آتے، تب بھی اس کام کی سرپرستی اور امت کی حفاظت کا تقاضا یہ ہے کہ اس طرح کی مولانا کی تمام غلطیوں کو امت کے سامنے دلائل کی روشنی میں واضح کر دینا چاہئے تا کہ امت ان کی غلط باتوں سے محفوظ رہ سکے، ان سب کے لیے ضروری ہوگا کہ ان کے سابقہ بیانات ورسائل کا علمی محاسبہ اور تحقیقی جائزہ لیا جائے، اور حادثہ بیانات پر بھی نظر رکھی جائے۔

حضرات علماء کرام سے گذارش

حضرات علماء کرام سے نہایت مؤدبانہ گذارش ہے کہ آپ ہی حضرات نائب رسول، دین وشریعت کے محافظ اور امت کے پاسباں ہیں، ہر دور اور ہر حال میں علماء کرام ہی نے دین وشریعت کی حفاظت اور امت کی صحیح رہبری کا فریضہ انجام دیا ہے، دعوت وتبلیغ کی وہ جماعت جس سے لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں لوگ وابستہ ہیں اس وقت بدقسمتی سے اس کے بعض ذمہ داروں کی بے اعتدالی کی وجہ سے پوری جماعت بے اعتدالی کی شکار ہورہی ہے، ایسے وقت میں اس جماعت کی حفاظت اور اس کی صحیح رہنمائی آپ ہی حضرات کی توجہ کی مستحق ہے، اس لئے آپ سب حضرات سے اور خصوصاً ان علماء کرام سے جو اس کام سے عملی طور پر بھی وابستہ ہیں عاجزانہ گذارش ہے کہ اس مبارک کام کی اور امت کی حفاظت کے خاطر پورے اخلاص کے ساتھ آپ اس کام کی نگرانی فرمائیں، تبلیغی حلقہ کے بڑے ذمہ داروں کی طرف سے جتنی غلط اور بے اعتدالی کی باتوں کے ذریعہ امت کی غلط رہنمائی ہورہی ہے ان کی مناسب انداز میں اصلاح کی کوشش فرمائیں، ذمہ داروں کو بھی خود توجہ دلائیں اور امت کو بھی صحیح پیغام پہونچانے کی کوشش کریں، اور عوام وعلماء اور اہل مدارس واہل تبلیغ کے درمیان اتحاد واتفاق کی کوشش فرمائیں، اپنی پوری لیاقت واستعداد اس میں خرچ کریں کہ اہل مدارس واہل تبلیغ اور عوام وخواص میں توڑ نہ ہو جوڑ برقرار رہے، اور سب مل کر اس کام کی حفاظت کریں، اور حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی ہدایات کے مطابق کام کو آگے بڑھائیں، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

مولانا سعد صاحب کے محبّین و متعلقین اور مقرّبین سے گذارش

مولانا کے محبین ومؤیدین اور متعلقین سے عاجزانہ ومتواضعانہ سے گذارش ہے کہ حقائق بالکل واضح ہیں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، مولانا کی فاش علمی لغزشیں، خامیاں، کوتاہیاں، بے اعتدالیاں بالکل عیاں ہیں، صرف ایک پہلو پر نظر نہ رکھی جائے بلکہ تمام باتیں اور تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھا جائے، اور **اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ، وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلیٰ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا** نگاہوں سے مخفی نہ رہے، حق کو حق اور غلط کو غلط کہنا اور اس کی اصلاح کی کوشش کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے، **الدّین النّصیحۃ** اور **انصر أخاک ظالما أو مظلوماً** کے پیش نظر مولانا کو حکم دیجئے، خوشامد کیجئے، درخواست کیجئے، جو بھی آپ کے شان کے مناسب ہو، بہرصورت اور بہرحال ان کو آمادہ کر لیجئے کہ اپنی تمام قسم کی غلط باتوں کا رجوع علی الاعلان کرلیں اور آئندہ ایسی باتوں کے بیان سے احتیاط برتیں، اس میں توجیہ وتاویل سے کام نہ لیں اور مرکز وتبلیغ کی حفاظت اور امت میں اتحاد واتفاق کے لئے تنازل وتوضع اختیار کرنے کا بھی ذہن بنائیے تا کہ تمام جائز شرطوں کو وہ قبول کرلیں اور اتحاد واتفاق کا تاج ان کے سر پر رکھ دیا جائے، اور جلد ہی وہ اپنے قدیم رفقاء کو مرکز میں آنے کی دعوت دیں، اور ان کی آراء کا اور خود ان کا اکرام واستقبال کریں اور سب مل جل کر مشورہ سے کام کریں، کسی معاملے میں اپنی رائے پر اصرار نہ کریں، اور خودرائی کے فیصلے سے پرہیز کریں، ان کی قابل اشکال باتوں کے مراجع ودلائل تلاش کرنا یا توجیہات وتاویلات میں وقت صرف کرنا ان کے ساتھ خیرخواہی نہیں ہے، اس وقت اصل خیرخواہی ان کے ساتھ یہی ہے کہ مذکورہ باتوں پر ان کو آمادہ کیجئے، راضی کر لیجئے، اسی میں ان کی بھی اور امت کی بھلائی وعافیت ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح فہم اور استقامت نصیب فرمائے۔

روساء واغنیا اور بااثر لوگوں سے گذارش

تمام ذی وجاہت، عقلاء وروساء اور بااثر لوگوں سے گذارش ہے کہ دین کی حمایت اور مرکز کی حفاظت کے لئے اپنے اثر ورسوخ اور صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے محض محبت اور حکمت عملی کے ساتھ حسن تدبیر سے سب کو بلانے، منوانے ہل جل کر باہم مشورہ سے کام کرنے پر آمادہ کریں، نئے پرانے سارے لوگوں سے ملاقات کریں، سب کی ذہن سازی کریں، سب کے جائز مطالبات پورے کریں، بڑوں کی بڑائی باقی رکھتے ہوئے سب کو بلانے اور ملانے کی کوشش کریں، آپ کی یہ کوشش حج وعمرہ سے بھی بڑھ کر عنداللہ مقبول اور باعث اجر وثواب ہوگی، انشاء اللہ۔ایک مرتبہ ناکامی کی صورت میں مایوس نہ ہوں بار بار کوشش فرمائیں، کسی ایک فرد یا جماعت کے نہ ماننے کی صورت میں قوت اور طاقت کا استعمال ہرگز نہ کریں، ناکامی کی صورت میں مزید اختلاف اور جھگڑے سے بچیں اور بچائیں، امت کو بڑے نقصان سے بچنے اور بچانے کے لئے چھوٹے نقصان پر صبر کریں، اور معاملہ اللہ کے حوالے کریں، اور اللہ کی طرف سے فیصلہ کے منتظر رہیں، لَعَلَّ اللّٰہَ یُحدِثُ بَعْدَ ذَالِکَ اَمْراً. وَکَانَ اَمْرُاللّٰہِ قَدْراً مَّقْدُوْرَا۔

مرکز نظام الدین کے پرانے رفقاء واکابر سے گذارش

مرکز نظام الدین کے ہمارے جو پرانے ساتھی علماء وغیر علماء جن کی گویا پوری زندگی مرکز ہی میں گزر گئی اور مختلف وجوہ واسباب کی وجہ سے وہ مرکز نظام الدین سے علیحدہ ہوگئے تھے ان سے عاجزانہ گذارش ہے کہ جن وجوہ واسباب کی وجہ سے آپ نے علیحدگی اختیار کی تھی، توقع کی جاتی ہے کہ انشاءاللہ آئندہ اب ایسے حالات آپ کے سامنے نہ آئیں گے، اور ایسی غلطیوں اور تفردات سے بھی اجتناب کیا جائے گا، خدارا اپنے بھائیوں کی دعوت قبول فرمالیجئے، اور امت میں اتحاد کے خاطر اور مرکز کی حفاظت کے لئے تشریف لے آیئے، اپنے کو ناجائز امور اور مداہنت سے تو بچایئے، باقی دوسری شرطوں اور مطالبات پر اصرار نہ کیجئے، امت کے نفع اور اتحاد کے لئے سب برداشت کرلیجئے، دو بڑے نقصانوں میں سے بڑے نقصان سے بچنے اور امت کو بچانے کے لئے چھوٹے اور جزوی نقصان پر صبر کرلیجئے، اللہ واسطے ایسا کرلیجئے انشاءاللہ جلد ہی خیر کے مزید دروازے کھلیں گے۔

دعوت وتبلیغ سے وابستہ تمام حضرات اور تبلیغی مراکز کے ذمہ داروں سے گذارش

دعوت وتبلیغ سے وابستہ تمام حضرات خواہ نئے ہوں یا پرانے ان سب سے گذارش ہے کہ اس کام کو پورے طور پر اسی نہج کے مطابق انجام دینے اور آگے بڑھانے کی کوشش کریں، جس نہج پر حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ اس کام کو ڈال کر گئے تھے، اور جو جو ہدایتیں آپ نے کام کرنے والوں کے لئے فرمائی ہیں انہی ہدایتوں اور اصولوں کے مطابق کام کو آگے بڑھائیں، علماء نے ایسی باتوں کو مختلف رسائل میں جمع کیا ہے ان کے ذریعہ معلومات حاصل کریں اور اسی نہج پر کام کریں۔

ہر علاقے کے مرکز کے ذمہ داروں اور پرانوں سے خاص طور پر گذارش ہے کہ اللہ واسطے ان سب باتوں کو موضوع بحث بنا کر انتشار واختلاف اور لڑائی جھگڑے کا ماحول نہ بنائیں ہل جل کر مشورہ سے کام کیجئے، اختلاف رائے کی صورت میں صبر وتحمل اور سنجیدگی سے کام لیجئے، حدود سے تجاوز نہ کیجئے، ناگوار حالات کی بنا پر کسی کو جانی ومالی نقصان پہونچانے، مارنے یا قتل کرنے کی شازش تو بڑی ہی نادانی اور نامناسب بات ہے، ان سب باتوں سے خود بھی بچیئے اور دوسروں کو بھی بچایئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے:

"سباب المسلم فسوق وقتاله' کفر"(طبرانی، مجمع الزوائد ص:۳۰۷ ج ۸) مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے۔

محض جذبات اور جوش میں آکر کوئی اقدام کر بیٹھنا عقلمندی اور بہادری نہیں، دوسروں کے پیچھے یا کسی کے کہنے سے یا خود جذبے اور جوش میں آکر ایسی حرکت نہ کیجئے جس سے آپ کے ایمان کا اور دوسرے کا مالی وجسمانی نقصان ہو، اس سے تو کام کو اور اپنی طاقت ہی کو نقصان پہونچے گا خدارا ایمان

والی محنت کے خاطر دوسروں کو کسی طرح کا نقصان پہونچا کر اپنے ایمان کا نقصان نہ کیجئے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''پہلوان اور بہادر شخص وہ ہے جو غصہ اور جوش کے وقت اپنے کو سنبھال لے اور صبر و تحمل سے کام لے'' (مشکوٰۃ شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہر وقت پیش نظر رکھئے ،نفس و شیطان ہم پر غالب نہ آنے پائے ،اللہ تعالیٰ ہم سب کے جان و مال اور ایمان کی حفاظت فرمائے ،حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ اپنے کام کرنے والوں کو علماء سے جوڑ کر گئے ہیں ،اور اس کام کو علماء کے حوالہ کر کے گئے ہیں اس لئے تمام نئے اور پرانے کام کرنے والوں سے گذارش ہے کہ معتمد علماء کے مشورہ سے ان کی نگرانی و ماتحتی میں کام کریں۔

عوام الناس سے گذارش

باقی تمام لوگوں سے گذارش ہے کہ خوامخواہ ان سب باتوں کو موضوع بحث بنا کر اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں ،اور کسی فرد یا جماعت پر تبصرہ اور غیبت کر کے اپنی نیکیوں کو ضائع اور عاقبت کو برباد نہ کریں ،حدیث پاک میں آیا ہے 'من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیر اً او لیصمت' اللہ پر اور قیامت پر جس کا ایمان ہو اس کو چاہئے کی مفید اور بھلی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ (مسلم شریف)

مولانا سعد صاحب سے اہم گذارش

آپ کی علمی کوتاہیوں اور خود رائی کی بناء پر نیز آپ کے نامناسب اقدامات اور فیصلوں کی وجہ سے مرکز اور اس کے نئے پرانے ساتھیوں میں اور اس کی وجہ سے پورے ملک بیرون ملک میں سخت اختلاف و انتشار برپا ہو گیا ہے ،لوگوں کی زبانوں پر یہ باتیں آنے لگی ہیں کہ مرکز نظام الدین اکابر اور پرانوں سے خالی ہو گیا ،مرکز نظام الدین اور دار العلوم دیوبند اور اسی طرح اس کے ہم خیال مدارس میں نا اتفاقی ہو گئی ،اہل تبلیغ و اہل مدارس باہم مقابل سمجھے جانے لگے ،عوام و علماء کے درمیان تفریق ہو گئی ،خود مرکز کے پرانے ساتھیوں ،اور موجودہ مرکز کے ذمہ داروں کے درمیان سخت کشیدگی اور علیحدگی ہو گئی ،اور یہ سب صرف آپ کی دو باتوں کی وجہ سے یعنی آپ کی علمی لغزشوں اور فاسد اجتہاد کی وجہ سے اور پرانے اور بڑوں کے مشوروں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی رائے کو غالب کرنے اور فیصلہ لینے کی وجہ سے۔

اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے گذارش کی جاتی ہے کہ اگر واقعی آپ کو مرکز سے اور اس مبارک عمل سے سچی محبت اور امت سے ہمدردی ہے اور اس کام کی آپ حفاظت اور ترقی چاہتے ہیں جو اس وقت بدقسمتی سے باہمی اختلافات کی وجہ سے انحطاط اور زوال کا شکار ہو چکا ہے ،اگر واقعی آپ اس اسلامی قلعہ یا سرسبز باغ کی حفاظت چاہتے ہیں جس کو آپ کے پردادا حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے لگایا تھا اور اپنے خون پسینے سے جس کی سینچائی کی تھی ،جس کی خوشبوں سے عالم مہک اٹھا تھا ،اور جس کی برکت سے چہار عالم میں ہدایت کے چشمہ پھوٹے تھے ،جس کی تازگی اور رونق نے عالم کو روشن کر رکھا تھا ،افسوس آپسی خلفشار و اختلاف کی وجہ سے وہ باغ اور اس کے پودے مرجھا گئے ،جڑیں کھوکھلی ہونے لگیں ،پھلوں میں وہ مزہ نہیں رہا ،اگر واقعی آپ اس باغ کے سچے رکھوالی اور محافظ ہیں تو اس کی آبیاری اور حفاظت کی فکر کیجئے اور اس کو بنانے سنوارنے کے لئے آپ تھوڑا جھکئے ،تواضع اختیار کیجئے ، ناگوار حالات برداشت کیجئے ،جو پودے علیحدہ ہو گئے ہیں ان کو سہولت سے لائیے اور کھڑا کیجئے پانی دیجئے ،تا کہ اس کے پھلوں اور پھولوں سے لوگوں کو فیض پہنچے ،اس کے لئے آپ صرف دو باتیں اختیار کر لیجئے۔

(۱) آپ بلا تکلف بغیر کسی توجیہ و تاویل کے واضح اعلان کے ساتھ اپنی تمام علمی غلطیوں و کوتاہیوں سے رجوع فرمالیجئے ،نہ صرف یہ کہ دار الافتاء میں بھیج دیجئے بلکہ خود بھی عام اعلان کر دیجئے ،اور ماقبل میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اس کی اصلاح کی کوشش بھی کیجئے۔

(۲) دوسری بات یہ کہ آپ مرکز نظام الدین کے اپنے پرانے رفقاء خصوصاً حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب دیولہ ،حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ،حضرت مولانا احمد لاٹ صاحب ،وغیرہ پرانے رفقاء جو بہر حال آپ کے بڑے اور محترم ہیں ان سے ملاقات کیجئے ،ان کو اپنے یہاں اکرام

ومحبت کے ساتھ لانے کی کوشش کیجئے، اوران کی تمام وہ شرائط جوخلاف شرع نہ ہوں منظور فرمالیجئے، اس مبارک کام کی نیز مرکز کی حفاظت وترقی کے لئے خدا کے واسطے تواضع وتنازل اختیار فرمالیجئے۔

امت میں انتشار وخلفشار سے بچنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض افضل واعلیٰ وپسندیدہ کاموں کوبھی ترک فرمادیا تھا، خانہ کعبہ کو منہدم کرکے بناء ابرہیمی کی مطابق آپ اس کواز سرنو بنانے کا جذبہ رکھتے تھے، لیکن محض انتشار وخلفشار سے بچنے کے لئے آپ نے افضل واعلیٰ کوترک فرمادیا تھا۔ (بخاری شریف کتاب العلم)

۸ردسمبر کوآنجناب نے بعد فجر مرکز نظام الدین میں عبداللہ بن حذافہ کا قصہ مختصراً بیان فرمایا تھا، طاغیہ نامی رومی عیسائی بادشاہ جوان کو ہرطرح سے عیسائی بننے کی دعوت دے رہا تھا، آخر میں اس بادشاہ نے اپنی پیشانی کا بوسہ دینے کو کہا.....حضرت عبداللہ بن حذافہ نے دیگر صحابہ کی رہائی کی شرط کے ساتھ ناگواری کے باوجود اس کافر کی پیشانی کو بوسہ دینے کو اختیار فرمایا اوراپنے رفقاء صحابہ کے خاطر کافر کی پیشانی کو بوسہ دینے کو گوارہ کرلیا۔

(حیاۃ الصحابہ ص:۳۱۹ ج۱)

اسی طرح آنجناب سے بھی گذارش کی جاتی ہے کہ اللہ واسطے اس مبارک عمل اور مرکز کی حفاظت کے خاطر نیز باہم اتحاد واتفاق کے لئے کچھ تنازل وتواضع اختیار فرمالیجئے، خلاف افضل وخلاف اولیٰ اورناگوار باتوں کوبھی برداشت کرلیجئے، سارے اصاغر واکابر کی محبتیں وشفقتیں اوردعائیں انشاءاللہ آپ کے ساتھ ہوں گی، قسم کھا کرکہا جاسکتا ہے کہ ایسا کرنے سے انشاءاللہ آپ کی عزت ومحبت میں کمی نہیں اضافہ ہوگا۔ ''من تواضع لله رفعه الله ''اوراس کے خلاف کرنے میں بڑے خطرات اورامت کا زبردست نقصان ہے، اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

اللهم الف بيننا واهدنا إلىٰ سواء السبيل ،وأحسن عاقبتنا فى الامور كلها وأجرنا من خزى الدنيا والآخرة، وصلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقهٖ محمد وعلىٰ آلهٖ واصحابهٖ اجمعين.

اخوکم المخلص

محمد زید مظاہری ندوی
استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
۱۳ دسمبر ۲۰۱۶